سوال ①:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں ۔
کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ ایک (۱)، دو (۲)، تین (۳) تم کو طلاق ہو۔
یہ تین طلاقیں شمار ہونگی یا نہیں؟ یا ایک ہے یا تینوں مجموعہ طلاق ہے؟
اور ایسی حالت میں عورت پر کونسی طلاق واقع ہوگی؟

② اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ ایک (۱) دو (۲) تین (۳) تم کو طلاق ہو۔
تو اس عورت کا کیا حکم ہوگا؟ کیا اس سے بھی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی؟

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) واضح رہے کہ اعداد مثلاً ایک، دو، تین وغیرہ کی اصل وضع گنتی کے لیے ہے جن سے طلاق کی گنتی بھی کی جا سکتی ہے اور محض طلاق کی بھی۔ یہ اعداد بذات خود طلاق دینے کے لیے موضوع نہیں ہیں۔ اس لیے محض اعداد کی وجہ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ ان سے طلاق کے واقع ہونے کے لیے ضروری ہے کہ

(۱) یا تو ان کے ساتھ طلاق کا کوئی ایسا لفظ بولا جائے جو ان اعداد کا معدود بننے کی صلاحیت رکھتا ہو مثلاً یہ کہا جائے "تجھے دو طلاق، تجھے تین طلاق وغیرہ"۔

(۲) یا ان اعداد کو شوہر اپنی بیوی کے بارے میں اس طرح بولے جس میں اس نے ان اعداد کی صراحتاً اضافت و نسبت اپنی بیوی کی طرف کی ہو مثلاً یہ کہے "تجھے میری طرف سے ایک، دو، تین یا تجھے میری طرف سے تین" چنانچہ اس صورت میں تجھے کی اضافت کی وجہ سے ان اعداد کا حکم کنایات طلاق کا ہو گا۔ اب اگر یہ الفاظ طلاق کی نیت سے یا مذاکرۂ طلاق کے وقت کہے ہوں تو ان سے مطلق طلاق کا حکم لگایا جائے گا۔

اس تمہید کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ صورتِ مسئولہ میں شوہر کے الفاظ طلاق کے دو حصے ہیں۔ (۱) پہلا حصہ ایک، دو، تین کے عدد پر مشتمل ہے۔ (۲) دوسرا حصہ "تم کو طلاق ہو یا تجھے طلاق ہے" کے الفاظ طلاق ہے۔

چونکہ دونوں حصے یعنی پہلا حصہ دوسرا الگ الگ اور مستقل ہیں اور ان میں سے ہر ایک مستقل جملہ ہے اس لیے دوسرا جملہ پہلے جملے میں مذکور اعداد کا معدود نہیں بن سکتا ہے، لہذا شوہر کے الفاظ "ایک، دو، تین" سے پہلے "تم کو طلاق ہو" یا "تجھے طلاق ہے" سے کوئی ربط اور تعلق نہیں ہے، صورتِ مسئولہ میں مذکورہ اعداد سے بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس جملے میں مذکورہ الفاظ طلاق یعنی "تم کو طلاق ہو یا تجھے طلاق ہے" اس جملے میں مذکور اعداد کے لیے معدود بننے کی صلاحیت نہیں۔ لیکن اس کے بعد شوہر نے جو یہ کہا کہ "تم کو طلاق ہو یا تجھے طلاق ہے" تو یہ جملہ اگرچہ پہلے جملہ "ایک، دو، تین" کا معدود نہیں ہے، لیکن یہ مستقل طلاق صریح کے الفاظ ہیں، جس سے اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، اور عدت گزر جانے کے بعد باہمی رضامندی سے نئے مہر پر دوبارہ ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے یا اس کے بعد دورانِ عدت کبھی اس نے مزید طلاقیں اپنی بیوی کو نہ دی ہوں۔ واضح رہے کہ شوہر خواہ رجوع کرے یا دوبارہ نکاح کرے، دونوں صورتوں میں اس کے بعد شوہر کو صرف دو طلاقوں کا اختیار رہے گا۔ اس لیے اگر آئندہ کبھی دو طلاق دے گا تو سابقہ ایک طلاق کے ساتھ ملا کر تین طلاق شمار ہوں گی اور آئندہ دو طلاقیں دینے کی صورت میں حرمت مغلظہ ثابت ہو جائے گی جس کے بعد حلالہ کے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکے گا، لہذا آئندہ طلاق کے بارے میں احتیاط ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner